The Dubdabai Sekundaree

دبدبۂ سکندری

NO 43 28-OCTOBER 1878 VOL 13

حکم رئیس رامپور سکہ مہر و ماہ در ترک سپہر پرورش بستہ کمر بچاکری	گشت زطبع ہر خبر نظم و نسق زیادہ تر شہر بشہر دور گرد رعب جلال قیصری	سال بنای وقائع است مصرعہ گفتہ زکی مطبوعۂ شاہ رامپور دبدبۂ سکندری

نمبر ۴۳	مطبوعہ یکم ذیقعدہ ۱۲۹۵ ہجری	روز دوشنبہ	مطابق ۲۸ - اکتوبر ۱۸۷۸ء	جلد ۱۳

اشتہار قیمت و ضوابط مقررہ اخبار

یہ اخبار ہفتہ وار دوشنبہ کی دوپہر کو شائع ہوتا ہے جس میں [illegible] مضامین عمدہ و انتخاب اخبارات و وقائع کارسپانڈنٹان جس سے حاکم و محکوم دونوں کو فائدہ پہنچے اور جہاں میں روشنی علم کی جیسے خاص و عام میں صلاحیت پیدا ہو و خیال باللہ کا زوال ہو منظر ترقی علم قیمت اسکی دو قسم منقسم ہے - قسم اول گورنمنٹ انگریزی و ملکہائے سرکاری و امرای ذی شوکت و والیان ریاست سے پیشگی [illegible] بعد [illegible] قسم دوم شائقین سے مع محصول پیشگی سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] ما بعد سالانہ [illegible] ماہواری [illegible] مگر ہماری شہر کے باشندے محصول ڈاک سے مستثنیٰ ہیں - اکثر اخبار بلا درخواست بامید خریداری ارباب [illegible] و شائقین قدر دان [illegible] پاس مرسل ہوتا ہے جنکو باعث عدم استعداد و استطاعت یا بسبب کم ہمتی کے خریداری پرچہ بند

منظور نہو تو بروقت پہنچنے پرچہ اول کے بذریعہ خط بیرنگ مطلع فرماویں اور واپسی اخبار سے کچھ فائدہ نہیں کیونکہ اکثر اوقات اخبار واپس شدہ [illegible] جنرل پوسٹ ماسٹر کے دفتر سے مدت میں پہنچتا ہے اور یہاں برابر روانہ ہوتا رہتا ہے - جو صاحب اخبار کی کارسپانڈنٹی چاہیں وہ ہفتہ وار وقائع صحیح بھیجا کریں انکو اخبار بلا قیمت بھیجا جاویگا صرف [illegible] بابت محصول دینا ہوگا - جو صاحب اخبار موقوف کرنا چاہیں سابقہ قیمت اخبار جو انکے ذمہ ہو عنایت فرماویں ورنہ تا وصول زر قیمت اخبار بدستور جاری رہیگا اور قیمت اخبار بذریعہ نوٹ یا ٹکٹ یا ہنڈوی یا منی آرڈر ارسال فرمانا چاہیئے اور اگر منی آرڈر ہو تو بنام خزانہ [illegible] صاحب خلف و کاتب محمد حسین خان مہتمم سے [illegible]

جملہ مطالب خاص جسمیں [illegible] طبع ہوں فی سطر [illegible] اور اشتہارات سوداگری فی سطر [illegible]

اور جو مضامین کہ ایڈیٹر کی پسند ہونگے وہ [illegible]

ریاست اودیپور

چشم بد دور ریاست مذکورہ ریاست بھی روز بروز بتوجہ و کوشش بلیغ فرمانروائے ریاست و اجتماع اہلکاران راستی فطرت خوش نظمی مین شہرۂ آفاق ہوتی جاتی ہے کیونکہ سرکار حضور مہارانا صاحب بہادر والی ریاست نہایت غور و جوہر شناسی سے انتظام ریاست اہلکاران ذی فہم و عقل و ہوشیار کی تفویض کیا ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ذرا ذرا بات مین نکتہ چینی اور ادنی ادنی امور پر غور ہوتا ہے اس عہد مین خاص و عام سب کے ساتھہ عادلانہ برتاؤ ہے یہ والی ملک کی روشن دماغی و بیدار مغزی کا باعث ہے حضور مہارانا صاحب نے اہلکاران ریاست کو اختیارات وسیع اور محدود اس قاعدہ سے عطا فرمائی ہین کہ کسی بات مین کوئی آگے قدم نہین بڑہا سکتا۔ ریاست مین دو محکمہ عالی ہین ایک موسوم بہ محکمہ خاص۔ دوسرا موسوم بہ اجلاس خاص محکمہ خاص کے متعلق کاروبار مالی و ملکی اور متفرقات ہے جسکے سررشتہ دار و کارپرداز کنور پنالال صاحب ہین انکے ماتحت اہلکار بھی فہمیدہ ہین اور محکمہ اجلاس خاص مین مثل تنازعات اور مقدمات دیوانی و فوجداری مال و کاغذات سرحدات اور قوانین جو میواڑ مین جاری ہون پیش ہوتی ہین بارہ اشخاص جنکے فہم متین عالی رائے ہونے پر میواڑ کو اتفاق ہے ایسکے ممبر ہین سرکار حضور بذات خاص مع ممبران جلسہ اجلاس فرماتی ہین اور اجلاس با اتفاق رائے تمامی ممبران جلسہ ہر ایک مقدمہ فیصل ہوتا ہے یہ بہلائی موقع ہے کہ اودیپور کا مہارانا اپنی رائے عالی کو واصلی غور تحقیق و صواب کے ممبران جلسہ کی روبرو پیش کرے اور وہ لوگ اوس پر غور کرین اور معترض ہون تو انکا اعتراض حق بجانب تصور ہوکر مقبول ہو ۵ این سعادت کہ دیدہ جہد است۔ عقل کامل ہنوز در قدرت۔

واضح ہو کہ کسقدر ریاستہائی سری رانا شنبو سنگہ جی صاحب بہادر گیانی تھی کے تمام راناؤن نے اپنی رائے کو گو کیسی ہی ناقص کیون ہو فائق رکہا ہے اور ہر ایک محکمہ مین تجویز دربارہ کو حق ہو یا ناحق مشتمل بر انصاف ہو یا مبنی بر ظلم و ستم ہو افضل و اکمل قرار دیا ہے اگر کوئی معترض ہو تو کیا بیان کہا ہین اور معتوب ہوا یا آج اوسی ریاست مین وہ شائستگی اور تہذیب ہے کہ اوسی گدی کا مہارانا تحمل و خود پسند کیونکہ جوہر جہالت کے بالاتر فائق کہی اور بارہ اشخاص مین جنکو ہر ایک احکام تمام ممبرون کی رائے صواب انوریہ کے متفق ہونے پر فیصل فرماوے۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ یہ جاہ سب مہارانا سجن سنگہ جی صاحب بہادر روشن دماغی و عالی ہمتی کا نتیجہ ہے اسوقت کوئی شیر و مصاحب کسی مقدمہ مین زبانی عرض معروض کا مجاز نہین ہے ظاہر ہے کہ وہ شخص جو تنازعہ ہو ایک حضور رس ہو اور دوسرا غیر حضور رس ہو اور حکم احکام زبانی نافذ و صادر ہوتے ہون تو حضور رس کے مقابلہ مین وہ شخص جسکی پہنچ حضور تک نہین ہے ہرگز انصاف نہین پا سکتا۔ چنانچہ ایک روز سرکار حضور مہارانا سجن سنگہ جی صاحب بہادر نے صبح ہو نہ پائی تہی یہ ہو رہے تہی کہ کسی شخص

ایک عہدہ دار کیطرف سے جس سے اونکو دلی پرخاش تہی عرض
کیا کہ فلان شخص نوکری نہین کرتا۔ اسکا جواب سوائے اسکے کیا تہا
کہ نوکری نہین کرتا تو موقوف او شخص بدگو کی تقریر کا مآل اسی حکم کا
حاصل کرنا تہا مگر سری دربار نے (جس کے ابتدا سے طبیعت واقع ہی)
جواب دیا کہ آپ اوس شخص کے عرض باقی ہین وہان عرضی کا
کیا ذکر تہا فرمایا کہ جب اوس شخص کے عرضی آویگی اوسوقت
سبب ترک روزگار دریافت ہو کر جو حکم مناسب ہوگا دیا جاویگا۔
اس حکم سے وہ شخص مایوس اور دوسرے رنگ کا جو صلاحیت ہو نکل گیا
راناشنبھو سنگہ جی سرگباشی کے زمانہ مین ایک شخص کنور بالالال تہا
جسکے تدبیر صائب اور رائے سلیم سے تمام ریاست کا عمدہ انتظام ہو چلا
تہا کہ رخنہ اندازون نے بعض تدابیر کاملہ کا انفاذ نہ چاہا اور دربار سے
بدگوئی کی اور وہی تخریب ہو جو باعث نقص انتظام ہوا اگر اوسوقت
اس شخص کے دل ارادہ کا جو انتظام ریاست کی باب مین پیش نہاد
تہی پورا اور سرانجام ہو جاتا تو نہایت اچہا تہا مگر یہ خوش اقبالی
و قدردانی رئیس ہے کہ اسوقت مین بہت سے اشخاص اور ممبران
جلسہ اوس عالی دماغ کے منتظم و مشیر دربار مین از انجملہ راج رانا
فتح سنگہ جی صاحب بہادر و راو بخت سنگہ جی صاحب بہادر و ٹہاکر
سانول داس جی مہتا بہادر و راوت امید سنگہ جی صاحب بہادر و مہاراج
صورت سنگہ جی صاحب و منوہر سنگہ بہادر و مولوی عبدالرحمن خان
حاکم اپیل و حکیم حسین علیخان سررشتہ دار اجلاس خاص اگر انکو رونق
ملک و فخر راجستان کہا جاوے تو نہایت زیبا و شایان ہے الحق اس شخص

کے دن ابہی سے جو ریاست کے ایسی عالی فہم و دوراندیش و تحمل
فہیم مہارانا ہے اور ملک نے ایسی عقلای عصر متین و نستعلیق
معاملہ فہم نفیس طبائع سے زینت و رونق پائی اگر انکو سیدار
عقل اول و رائے مجمع کو خزینہ فراست کہا جاوے تو زیبا ہے پہر کیون
نہ خوش نظمی و اسلوبی انتظام کی شہرت ہو۔ نہایت سالون دو سے
صاحبان کی تجربہ اور وقفیت تواریخ سے جنکی نظر مین احوال عالم مثل
آئینہ ہو رہا ہے اونکی درست اور نیز وہ لوگ جنکو اونسے کبہی اتفاق
ملاقات ہوا ہو خوب واقف ہین اگر خود اونکو تاریخ جہان نما کہا جاوے تو
مبالغہ نہین ہے سوائے اونکے پردیسیان غریب الدیار و تشنہ کامیان
کیواسطے حکم انجاحات رکہتی ہین بعد چلی جانی جناب منشی شہاب الدین خان
صاحب کے جنکے واسطے لوگ منتین مانگ رہی ہین کہ پہر وہ اپنے عہدہ
پر بحال ہو کر آوین عام و خاص کا خیال تہا کہ اب پردیسی کے بات کا
پوچہنی والا نہ رہا۔ انکا دم غنیمت تصور کرتے ہین اونکی خوبیان اور
نیکیان ایسی نہین ہین کہ بالکل معرض تحریر مین آوین اللہم زد فزد
امید ہے کہ اگر سرکار حضور کے انتظام ریاست کیطرف یہی توجہ رہی تو
نزدیک ہے کہ وقائع نگار و مورخ یہان انتظام کی نظیر دیا کرینگے
اور حضور کے عہد حکومت کو عافیت عہد تصور کرینگے۔

کابل کی موجودہ حالت پر نعمت خان سوداگر نو واردہ کا صحیح و تحقیق بیان

صاحب اخبار لارنس گزٹ میرٹہ کا اجنٹ مقیم دہلی لکہتا
سوداگر مذکور القدر کے ۱۳ اکتوبر کو جو گفتگو ہوئی

لارنس گزٹ مطبوعہ ۲۲۔ اکتوبر سے واسطے ملاحظہ ناظرین کے ہم یہاں درج اخبار کرتے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ شخص ہر سال کابل سے میوہ لاتا ہے دہلی بنارس سکندرہ وغیرہ مقامات میں ہوتا ہوا کلکتہ جاتا ہے اور میوہ فروخت کر کے انگریزی اسباب مثل پارچہ ریشمی خرید کر کے کابل لیجاتا ہے اسکا دستور ہے کہ موسم گرما کابل پر گذارتا ہے اور موسم سرما ہندوستان میں بسر کرتا ہے اوسکا بیان یہ ہے

حال سفیر روس کابل میں روسی سفیر چار پانچ برس سے ہمیشہ آتا جاتا ہے اور امیر صاحب کابل سے صلاح و مشورہ کرتا رہتا ہے۔ پہلے دس پانچ روز کابل میں رہکر چلا جاتا تھا لیکن اب کی مرتبہ اوسکو چار مہینے کا عرصہ کابل میں گذر گیا اور روس کو نہیں گیا۔ امیر صاحب کابل نے اوسکے رہنے کے لیے اپنے باغ میں ایک مکان بہت عمدہ دی رکھا ہے اور اوسکے ساتھ اب کی مرتبہ چند روسی افسر اور بھی ہیں جو امیر شیر علیخان کے دربار میں روزمرہ باریابی میں اور جب سے کابل میں یہ سفیر آیا ہے امیر صاحب روز دربار کرتے ہیں دربار میں جب کچھ گفتگو سفیر روس کی امیر صاحب سے ہوتی ہے تب ایک کمرہ خاص میں سفیر معہ افسران روس جاتے ہیں اور امیر صاحب پوشیدہ گفتگو کرتے ہیں جسکا حال کسیکو بھی نہیں معلوم ہوتا امیر کو اس معاملہ میں بقدر احتیاط ہے کہ ایک روز عبد اللہ جان مرحوم ولیعہد بھی دربار میں موجود تھا مگر سفیر روس کے گفتگو کے وقت امیر نے اوسکو شریک خلوت نہ کیا۔ اس اخفا کا کچھ حال نہیں کہتا کہ امیر کے اور اونکی کیا گفتگو ہوتی ہے اور مطلق بھید نہیں معلوم ہوتا لیکن اوسکی نسبت بازاروں میں افواہ ہے کہ روسیوں کی طرف سے امیر صاحب کو بہت کچھ امید تو ہو گئی ہے۔

رعایائے کابل کا منشا عموماً رعایا یہانکی امیر صاحب کی کارروائی سے ناخوش ہے جنمیں سے اکثر و نکا مقولہ ہے کہ روس اپنا مطلب نکالکر کابل پر قبضہ کریگا امیر صاحب اوسکے باجگذار ہو جاینگے - اور کابلی سوداگر و نکا فرقہ کہتا ہے کہ اگر روس کا قبضہ کابل پر ہوا تو ہم کابل سے اپنے گھربار کو پشاور یا لاہور میں لے آینگے اور یہیں سکونت اختیار کرینگے کیونکہ ہمکو انگریزی ملک سے بہت فائدہ ہے اور روس کے ملک کی چیزیں آنی دشوار ہیں اسلیے کہ ہندوستان قریب ہے اور روسی ملک کو بہت دور دراز فاصلہ اور اوسکا دشوار گذار رستہ ہے -

انتظام منشائے رعایا نہ شد جب خبر امیر کو پہنچی کہ سوداگر لوگ روسیوں کے اتفاق سے ناراض ہیں اور سوچتے ہیں اپنے دستور کی موافق ۵۰۰ اونٹ میوہ کے بھر کر تیار کر لیے تھے اور روانگی کا انتظام نہ ہونے پورا ہوا تھا کہ امیر صاحب کابل کی طرف سے ایک اشتہار اسمضمون کا جاری ہوا

اشتہار امیر کابل کوئی کابلی سوداگر میوہ وغیرہ لیکے ہندوستان کو نجانے پائے بلکہ ہر ایک درہ کے افسر کے پاس حکم بھیجدیا گیا کہ کسی درہ سے کوئی کاروان یعنی قافلہ نکلنے نہ پائے اور اگر اس حکم سے پہلے کوئی کاروان گذرا بھی ہو اور ہنوز جاری ہے حد میں ہو تو اوسکو واپس بلالو اور جو شخص تن تنہا کابل سے

جانے اوسکی تلاشی لیا کرو اور وجہ جانیکی دریافت کرکے ہمارے
سرکار میں رپورٹ بہیجا کرو - یہاں آ اوسکی نسبت جیسا حکم
مناسب صادر ہو اوسپر عمل کرتے رہو - چنانچہ جب مینے یہ اشتہار
دیکہا تو اپنی ایک عرضی مضمون ذیل کے امیر صاحب کی دربار میں گذرانی

عرضی سوداگر راوی فدوی ہر فصل میں یہاں سے
میوہ جات ہندوستان کو لیجایا کرتا ہے اور وہاں سے اسباب
تجارت خرید کر لاتا ہے علاوہ خرید و فروخت کی اکثر میرا روپیہ
کلکتہ وغیرہ شہروں میں باقی رہجاتا ہے جسکو دوسرے فصل میں
وصول کرتا ہوں چنانچہ امسال بہی اپنی عادت کے موافق مینے
کاروان طیار کرچکا ہوں اور سرکار کابل کیطرف سے کاروان
کے جانیکی ممانعت ہوگئی ہے اسلئے عرضی ہذا گذرا کر عرض
حال کرتا ہوں کہ فدوی کا روپیہ جو خاطر خواہ صرف ہو چکا ہے
اگر کاروان رہجائیگا تو ایک تو یہ روپیہ برباد ہوگا دوسرے
جو روپیہ میرا ہندوستان میں لینا ہے مارا جائیگا - اور
عرضی پر حکم ہو **عرضی پر حکم امیر صاحب** کاروان
کا ہندوستان جانا غیر ممکن ہے اور جو روپیہ تمنے میوہ کے خرید
میں صرف کیا ہے اوسکو جلد یہیں فروخت کرکے حاصل کرلو تمکو
چندان نقصان نہوگا الا واسطے وصول زر سالگذشتہ کی
تمکو اجازت دیجاتی ہے کہ تم تنہا جاؤ اور اپنا روپیہ وصول
کرکے جلد کابل کو چلے آؤ - **روانگی سوداگر** چنانچہ مینے
میں میوہ جات کو کابل میں اپنے بہائی کے پاس چہوڑ کر

شریف کو کابل سے روانہ ہوا راستہ میں جابجا تہوڑی تہوڑی
سپاہی دو دو چار چار خیموں میں امیر صاحب کیطرف سے رہتے
ہوتے تہے جہاں میں پہنچتا تہا میری تلاشی لیجاتی تہی اس خیال
سے کہ شاید کسی خفیہ نویس کا خط میرے پاس ہو لیکن چونکہ میرے
پاس کوئی خط کسی خفیہ نگار کا نہ تہا میں بلا وسواس تلاشی
دیتا ہوا چلا آیا یہانتک کہ جمعہ کے روز دوپہر کو پشاور میں
اور الوداع کی نماز مینے پشاور میں پڑہی اور لاہور امرتسر
ہوتا ہوا اب دہلی میں آیا ہوں اور کلکتہ جاؤنگا - جب یہ
بیان کرچکا تو اجنٹ صاحب نے اوس سے دریافت کیا **سوال**
اجنٹ تمکو اپنی دانست میں امیر کا کیا انداز معلوم ہوتا ہے
آیا وہ انگریزوں کے طرفدار ہونگے یا روسیوں کے **جواب**
سوداگر اوسنے بیان کیا کہ امیر صاحب طامع بہت ہیں اگر
انگریز روپیہ کا زیادہ لالچ دینگے تو انگریزوں کی طرفداری کرینگے
مگر روسیوں نے علاوہ لالچ کے امیر صاحب کو نقد و جواہرات
وغیرہ بہی دیا ہے اور بہت کچھہ دینے کا وعدہ کیا ہے -

کابلیونکا خیال اس امر سے جملہ اہل کابل کا خیال ہے
کہ اب امیر صاحب کی گردش کے دن آگئے ہیں بلکہ قریب قریب
کل کابل کے باشندوں کا مقولہ ہے کہ روس کا وسوسہ امیر صاحب
کی تباہی کا باعث نظر آتا ہے اور حقیقت میں بہی اسی طرح معلوم
ہوتا ہے کیونکہ امیر صاحب سے لوگ بکثرت ناراض و ناخوش ہیں
سردار یعقوب خان کی رہائی کیواسطے سیکڑوں مرتبہ کابلیوں

سے سفارش کی مگر امیر صاحب نے اس بارہ مین ایک بہی نہ سنی اسلئے اب جبکہ کابلی رعایا کا اتفاق اسبات پر ہے کہ خواہ روس سلطنت یا انگریزی آئین شیر علیخان کو معزول کرکے سوا یعقوب خان کو وارث سلطنت افغانستان مقرر کرین —

سوداگر موصوف نے بجواب سوال اجنٹ صاحب کے یہ بہی بیان کیا کہ کابل مین انگریزونکی خیرخواہی زیادہ تر ہے اور روس سے لوگ ناخوش ہین — اجنٹ صاحب نے سوداگر سے یہ بہی سوال کیا **سوال** کیا کابل مین علاوہ روسی سفیر کے روسی سپاہی بہی ہین **جواب** سوداگر نے اس سوال کے جواب مین بیان کیا کہ مینے کسی روسی سپاہی کو نہین دیکہا بلکہ سفیر روس کو بہی آجتک مینے دیکہا نہین حالات اوسکے آنے جانے کے سنے ہین مگر بعض انگریز و ہندو کابلیونکے لباس مین وہان موجود ہین — **تبدیل لباس انگریز کی کابل مین موجودگی** سوداگر مذکور کا بیان ہے کہ ایک روز کابل مین ایک انگریز کو مینے شناخت کیا اور اسنے مجکو پہچان کر فارسی زبان مین گفتگو کی مینے اوسکو یاد دلایا کہ کلکتہ مین فلان جگہہ تم مجسے ملتے رہتے تہے اوسنے اقبال کرکے کہا کہ یہ راز مخفی رہے مینے اوس سے وعدہ کیا کہ یہ حال مین بیان ظاہر نکرونگا وہ انگریز اکثر مجکو کلکتہ کی سوداگرونکی کوٹہیون مین ملتا رہتا تہا اوسکی صورت شکل مجکو یاد تہی اسواسطے مینے صاف پہچان لیا —

کابل کی آمد کا غیر مکتفی ہونا امیر صاحب آجکل بہت مغموم رہتے ہین لیکن ملکی معاملات مین کارروائی برابر کرتے رہتے ہین — جب سے انگریزون نے امیر صاحب کا وظیفہ موقوف کردیا ہے تب سے امیر صاحب انسی برگشتہ ہوگئے ہین اور ملک کی آمد اسقدر نہین رہی کہ جو ملکی نظم ونسق اور فوج کو کافی ہو چنانچہ کابلی سپاہ کی تنخواہ کے نو نو دس دس مہینے چڑہ گئے ہین — شب برات کے دوسرے دن کچہہ روپیہ فوجکو تقسیم ہوا تہا جس سے فوج کو ذرہ تازگی ہوگئی ہے لیکن ابہی بہی کئی مہینے کی تنخواہ باقی ہے مگر آجکل امیر صاحب کو فوج کیطرف زیادہ رغبت ہے — **کابلی سپاہ کا درہ خیبر اور علی مسجد پر جانا** — سوداگر موصوف بیان کرتا ہے کہ جس روز غلام حسین خان سفیر انگریزی کابل مین پہنچا تہا اوسی روز کابل سے کچہہ سپاہی درہ خیبر کے لئے روانہ کئے گئے تہے اور جس روز کابل سے مین چلا تہا اوس روز بہی کابل سے کچہہ فوج کی روانگی کے لئے علی مسجد پر حکم ہوا تہا مگر چونکہ مین فوجکی روانگی سے پہلے روانہ ہوچکا تہا اسلئے مجکو نہین معلوم کہ فوج روانہ ہوئی یا نہین —

بعدہ اجنٹ صاحب نے سوداگر سے دریافت کیا کہ اپنا روپیہ وصول کرکے کیا تم پہر کابل جاؤگے — سوداگر نے بجواب اس سوال کے بیان کیا کہ جبتک سرکار انگریزی اور کابل کا فیصلہ ہوگا تب تک مین نجاونگا — صاحب لارنس گزشتہ کی راستی بہی جب سے ہمکو بہی اتفاق ہے کہ تقریر کابلی سوداگر کی بہت راست اور

صاف معلوم ہوتی ہے کیونکہ دل اوسکو قبول کرتا ہے اور صفائی سے باعث ناظرین اخبار انکے پورے نتیجے نکال سکتے ہین مگر دو باتین جو اصول سلطنت کی ہین اور انکی نتیجون پر ہمکو بھی مختصر بحث کرنی لازم آئی **اول** یہ کہ امیر کی دوستی روس کے ساتھ اور برگشتگی انگریزی گورنمنٹ سی افغان رعایا کو یہانتک ناپسند ہے کہ وہ امیر شیر علیخان کی معزولی کے لیے کوئی حیلہ ڈھونڈھ رہی ہے **دوسرے** یہ کہ آمد ملکی کا اخراجات سلطنت کے لیے متحمل مکتفی ہونا جس سے فوجون کی تنخواہ بھی مہینون کی باقی رہتی ہے - ان دونون باتون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر کی ضد گورنمنٹ کی مصلحت کے روبرو بالکل فضول ہے اور اس ضد کے دفعیہ کے لیے قبضہ افغانستان کا قبل از موسم سرما ہونا چاہیے - نواب غلام حسین خان نیٹو سفیر انگریزی ۶ - اکتوبر کو امیر کیطرف سے واپس آئے انکے خطون کا جواب لیکر جو کابل سے روانہ ہوگیا ہے ضرور امیر اوس تحریر کے ذریعے گول باتین اطمینان کی ظاہر کریگا مگر اوسپر چندان لحاظ ہونا مناسب وقت نہین کیونکہ ظاہر اس بیت سے متعلق امیر نے یہ غرض کبھی ہوگی کہ موسم جاڑا اور برف کا گرنا ہے اسلیے انگریزی گورنمنٹ کو آغاز نومبر ہی مین مطلب حاصل کرنا چاہیے جسکی اب طیاری ہے اور قبل قبضہ کے فارسی مین مضمون کے اشتہارات اوسکے شائع ہونے مناسب ہین کہ سرکار انگریزی کو غرض ملک گیری سے نہین ہے صرف درستی کا انتظام اپنے پر دوستی چاہتی ہے ملکی امر کا حصر رعایا افغانی کی رضا پر جسطرح خواہش اونکی وہ اپنا حاکم قرار دیگی اوسی کی سرکار بہی مدد بشرط اتحاد کرے اور جو اس بارے مین سرکار کی رفاقت کریگا اوس سے سلوک کیا اور جسقدر کابلی فوج کی تنخواہ امیر حال کیطرف چاہتی ہوگی وہ دیگی فوج کو لازم ہے کہ امیر حال کے کہنے کے برخلاف ہے آنکے بعد معزولی امیر حال کے اونکے خاندان مین سے جو وارث تخت کابل قرار پائیگا اوسی کے وہ آئندہ لازم تصور ہوگی - گویا یہ قبضہ عزل اور نصب کے لیے ہے مخالفانہ نہین ہے اسلیے کہ اس اشتہار کے شیوع سے بہت اثر کابلی سپاہ رعیت کے دل پر پہنچیگا اور جو منشا سرکار انگریزی کا ہے کہ کشت و خون بندگان خدا کا نہو وہ اس سے حاصل ہوگا - باقی کابلی فوج جو اس پر عمل نکریگی خود ہوسکے مرے **بقولیکہ** زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بدہد + وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم جا بجا بہاگ جائیگی جیسا بعض خبر و نسی معلوم ہوا ہے اب بھی ویسا ہی ہو رہا ہے -

رعایا کابل و افغانی مین بنسبت خیر خواہی انگریزی بالفعل باقی وہ بمقابلہ ہمارے کچھ جوش ظاہر نہین کر سکتے اور افغانی سوداگر امیر کی بیسی بہانہ کار روائی مین مشغول ہین ترک وطن کر جاتے ہین اور وہ روس کے مال کی ہرگز تجارت نکرینگے کیونکہ اونکو فائدہ انگریزی ہی سوداگری مین ہے بس درحالیکہ رعایا اور سوداگر کابلی اوسپر رجوع ہین اور فوج ویرانی بھوک سے بیدل

تو پھر جلد قبضہ کرنے مقامات افغانی میں دیر ہونے سے مصلحت وقت نہیں ہے۔

سلطنت روم

اخبار جوائب روم مطبوعہ ۲۰ رمضان سے منکشف ہوا کہ حضرت سلطان المعظم نے جمعہ کے روز بعد ادائے نماز جمعہ خرقہ مبارک کی زیارت کی شہزادہ حسن پاشا فرزند سوم حضرت خدیو مصر عنقریب حاضر آستانہ علیہ ہونے والے ہیں۔ حسین پاشا بنا بر تحقیقات قتل محمد علی پاشا ایپک کو روانہ کئے گئے۔ کونٹ ہنسفیلڈ الماں(?) کیجانب سے آستانہ علیہ میں سفیر مقرر ہوئے۔ امیر جبل اسود نے والی سرویہ کو لکھا ہے کہ تم باتفاق ہمارے مسلمانان ازنادر(?) کو مغلوب کرو۔ سین اسٹیفنو کو روسیوں نے خالی کر دیا اور فواد پاشا سے سپرد کیا گیا۔ عساکر سلطانیہ نے شمنہ کو خالی کر دیا اور روسیوں نے قبضہ پایا۔

باطوم جمعہ گذشتہ کو چالیس ہزار روسی فوج بڑی تزک و احتشام سے باجا بجاتی خوشی اور فتح کے گیت گاتے ہوئے داخل ہوئے درویش پاشا حاکم باطوم نے موجب حکم سلطانی ہر سیل(?) ایسی فوج کا استقبال کیا جب یہ فوج باطوم میں داخل ہوگئی تو پھریرہ سلطانی اوتار لیا گیا اور ۲۰ فیر سلطانی سلامی کے سر کئے گئے بعدہ روسی پھریرہ اوڑایا گیا تو ۲۰ توپ شہنشاہی سلامی کے سر ہوئیں شب کو پاشا موصوف نے افسران روس کی دعوت کی اور اپنے کل فوج وہاں سے اوٹھالی گرینڈ ڈیوک مائیکل نے بعد قبضہ ہونے باطوم کے شہنشاہ روس کو اطلاع دی کہ ہمنے باامن امان باطوم پر قبضہ پایا۔ اب لازی لوگ سب ہجرت کر کر ارض روم کو چلے گئے اور کسی قسم کا مقابلہ نہیں ہوا۔

ارض روم سے ایک تار برقی اس مضمون کی آئی کہ روسیوں نے ارض روم کو خالی کر دیا اور موسی پاشا و حسین پاشا افسران عساکر سلطانیہ مع افواج سلطانی وہاں داخل ہوئے اور روز بروز فوج عثمانیہ داخل ہوتے جاتے ہے۔

کابل اخبارات روس میں مذکور ہے کہ باعانت(?) روم نے اخبار ازا ظاہر کیا ہے کہ ایک سفیر دولت عثمانیہ کیجانب سے امیر کابل کی خدمت میں اس غرض سے بھیجا جاوے کہ وہ سفارت دولت عثمانیہ کو قبول کریں تاکہ تمام روئے زمین کے سلاطین اہل اسلام متفق و متبع حضرت علیہ دولت عثمانیہ کے ہوں۔

امیر خدا یار خان والی خوقند کابل و پشاور و ہندوستان ہوتے ہوئے داخل جدہ شریف ہوئے اور بیت اللہ شریف کو جانے والے ہیں(?)

کاشغر امیر مرحوم کے زمانہ میں جبکہ وہ مطیع سلطنت عثمانیہ تھے تو حضرت سلطان عبد العزیز خان مرحوم والی سلطنت روم نے ۱۰ ترکی افسر واسطے سکھلانے قواعد کے بھیجے تھے اور وہ ابتک کاشغر میں موجود تھے لیکن جب چینیوں نے کاشغر پر قبضہ پایا تو افسران ترکی وہاں سے جان بچاکر سرحد روس میں داخل ہوئے تھے اس ہفتے میں وہ داخل آستانہ علیہ ہوئے۔ اور قدیمی خدمات پر مامور کئے گئے۔

معاہدہ جدید فیما بین روم و روس

سفیر روس متعینہ قسطنطنیہ نے باب عالی سے درخواست کی ہے کہ مفصلہ ذیل امورات جو آٹھ دفعہ میں بیان کئے گئے ہیں بموجب عہدنامہ سین اسٹیفنو درستی کیجاوے کہ ان امورات کا انفصال عہدنامہ برلن میں متعلق نہیں ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

دفعہ ۱ درمیان دولت روم و روس اتحاد و دوستی رہے۔

دفعہ ۲ جسوقت دولت علیہ کو بایزید واپس کیا جاوے تو کوئی رقم قرضہ جنگ میں بموجب استحکام عہدنامہ سین اسٹیفنو نہ بڑہائی جاویگی۔

دفعہ ۳ راہ و رسم تجارت جو درمیان مملکتہاے روم و روس قدیم سے جاری تھیں پھر بدستور جاری کیجاویں۔

دفعہ ۴ رعایاے روم و روس کو عام اختیار دیا جاوے کہ وہ جس سلطنت خواہ روم یا روس میں جہاں چاہیں سکونت اور دیگر کاروبار تجارت کریں اور ایک جگہہ سے دوسری جگہہ بود و باش اختیار کرنیکے مجاز ہوں۔

دفعہ ۵ سوبنا کا جو فیصلہ ہو گیا ہے اوسپر عملدرآمد کیا جاوے۔

دفعہ ۶ ترکی قیدیوں کے خرچے میں جو روپیہ صرف ہوا ہے اوسکی درستی اور انتظام بقاعدہ جدید عمل میں آوے کیونکہ اونہوں نے بجائے روسی گورنمنٹ کی کاروبار مفید میں شرکت کی اور اونکو کہانا بخوبی ملتا رہا۔

دفعہ ۷ سوداگران رعایاے روس کے تجارتی کاروبار جو متوقف رہیں اور اونکی زر ہرجانہ کی تعداد ایک کرور روبل بموجب معاہدہ سین اسٹیفنو مقرر کیجاوے۔

دفعہ ۸ ایک کمیٹی اس کام کے لئے فی الحال قائم ہو کہ اوسکو جو خلاف فیما بین رعایاے روس اور رعایاے روم واقع ہو وہ دور کیا جاوے۔

حضرت خیر الدین پاشا وزیر تونس جنکے خبر تشریف آوری ہفتہ گذشتہ میں درج ہوئی تھی ۱۲ رمضان المبارک کو وارد آستانہ علیہ ہوئے منجانب حضرت سلطان المعظم بڑے احترام کے ساتھ اونکا استقبال کیا گیا جسوقت پاشا موصوف حاضر بارگاہ حضرت ظل سبحانی ہوئے تو حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نہایت اخلاق اور عنایت تپاک سے پیش آئے اور تادیر گفتگو شوقیہ ہوتی رہی بعد خیر الدین پاشا نے حضرت صدر اعظم سے ملاقات کی اور بحکم سلطانی روزہ حضرت سلطان المعظم کے ساتھ افطار کیا۔

عہدنامہ۔ صاحب انگلشمین ناقل ہیں کہ درمیان روم و انگلستان ایک عہدنامہ اس بنا پر منجر بدستخط ہوا ہے کہ بمعاوضہ زر خطیر حق ملکیت مصر روم سے انگلستان کو ملیگا۔ نہیں معلوم یہ خبر غلط ہے یا صحیح ہے لیکن اتنا صحیح ہے کہ لارڈ بیکنس فیلڈ پیرس کو جاکر اسبارہ میں کچھہ بندوبست کرنیوالے ہیں۔

صاحب جوائب روم راوی ہیں کہ مسٹر ولسن صاحب وزیر مالیہ مصر جب مرضی انگلستان مقرر ہوئے ہیں اس سے فرانس کو

در صد ملال ہوا ہے کیونکہ اسمین سراسر فوائد انگلستان ہی تھا کے
فیما بین انگلستان و فرانس مخالفت کی صورت پیدا ہوتی نظر آتی
ہے (خدا نکرے)

بد عہدی - پال مال گزٹ مظہر ہے کہ جنرل شوبیلاف سفیر
روس نے سلاطین یورپ کے سفیروں کی روبرو کہا کہ شہنشاہ روس
بلگیریا میں ایک لاکھ اور مشرقی رومیلیا میں ۴۰ ہزار فوج رکھنا
چاہتے ہیں اور معاہدۂ برلن کا کچھ خیال نہیں کیا جاویگا -

کابل

۲۵ اکتوبر کے اردو اخبار میں درج ہے کہ جو جواب امیر کابل نے
معرفت نواب غلام حسین خان کے بھیجا ہے وہ قابل تسکین نہیں ہے
بلکہ برخلاف اسکے ہے اسوجہ سے جو کارروائی حال میں ہو رہی
ہے وہ تبدیل نہوگی - سنا گیا کہ تحریر تو ملائمت سے ہے مگر صاف
صاف سفارت آنے دینا اور قبول کرنے سے امیر انکار کرتے
ہیں اور اس عذر میں یہ تحریر کرتے ہیں کہ راقم خود اسلئے نہیں چاہتا ہے
کہ گورنمنٹ انگریزی سے کچھ تعلق رکھی اور دوسرا حیلہ یہ ہے کہ عبداللہ
جان کی وفات سے مجکو نہایت رنج و ملال ہے لہذا میں نہیں
چاہتا ہے کہ کسیکی سفارت کو قبول کروں

روس و کابل صاحب اردو گائیڈ ناقل ہیں کہ روسیوں نے
امیر کابل کو ایک کروڑ طلائی بخارا کی دینے کا وعدہ کیا ہے
(ایک طلا چہ کا ہوتا ہے) اور روسیونکی استدعا یہ ہے کہ امیر کابل
یہ مبلغ لیکر قلعہ ہرات اور تختہ پول جو بلخ اور تاشقرغان کے
درمیان ہے روس کو دیدیا جاوے چنانچہ روسیوں نے اس کام کے
لئے ۲۵ لاکھ طلا پیشگی دیے ہیں تاکہ اسکا سامان رسد خرید
کر کر فوج روس کو دیا جاوے -

قندھار میں امن ہے - شیعہ لوگ امیر کابل کا ساتھ نہیں
دینگے کل فوج کابل میں ۲۵ ہزار ہے - امیر ایک جہاد قائم
کرنیکی کوشش کرتے ہیں - صفدر علیخان وزیر کابل صلح کا
خواہان ہے اور اہل ہرات اسکی متفق الرائے ہیں - قندھار کو
بہت سی فوج چلی جا رہی ہے -

لندن

۲۴ - اکتوبر کا پاینیر بطور سماعت خبر دیتا ہے کہ صاحب وزیر ہند
مقیمہ لندن نے بیوہ پنڈت من موہن سی ایس آئی کے سو روپیہ
پنشن مقرر فرمائی - لارڈ ڈفرن صاحب جنگی کمشنر لپنڈ آئندہ وائسرائے
ہند مقرر ہونگے وہ انگلستان کیجانب سے ایشیائی ترکی کے
منتظم مقرر ہوئے - مہاراجہ جودھپور بعد سیر سیاحت انگلستان
اپنی دارالریاست کو روانہ ہوئے - پارلیمنٹ ۳۰ نومبر تک بند رہیگا

روسی اخبار ویلا نامی لکھتا ہے کہ بحری تجارتی آمدنی
انگلستان کی تمام دنیا سے دو چند ہے اور روسیوں سے بیس گونہ
زائد ہے - انگلستان نے ۱۲۰ برس میں ۲۵ لاکھ میل کی
کی آبادی اپنے ملک میں شامل کی ہے جسمیں ۲۵ کروڑ آدمی بستے
ہیں - علاوہ اسکے ۳۰ برس میں ہندوستان کی آمدنی نے انگلستان
میں ۴۴ کروڑ اسٹرلنگ پونڈ کی ترقی ہو گئی اور روس کو نوشتہ ہے

نواب افتخار الامرا فخر الملک نواب محمد عبید اللہ خان صاحب
بہادر فیروز جنگ جو سفارت کابل کے ہمراہ تشریف لیگئے تھے
اب پشاور سے شملہ وہاں ہوتے ہوئے ۲۰ اکتوبر کو رونق افروز بھوپال
ہوئے جو صاحب جناب ممدوح سے خط و کتابت کرنا چاہیں وہ بمقام بھوپال
ارسال کریں۔

مہاراجہ میسور کی عملداری میں کل ۵۰ لاکھہ آدمی کی آبادی ہے
صاحب چیف کمشنر میسور کے رپورٹ سے واضح ہوا کہ سال گذشتہ
کی قحط سالی میں ۷ لاکھہ آدمی جان بحق تسلیم ہوئے۔ میسور کی حالت
زراعت امسال عمدہ ہے۔

راجہ الور کی عملداری میں محکمہ کمسریٹ نے ڈیڑھ سو اونٹ خریدنے
کے واسطے کچھہ آدمی بھیجے تھے جبکہ رئیس کو خبر ہوئی تو انہوں
نے ڈیڑھ سو اونٹ اور ۵۰ ساربان اپنے پاس سے دئے کہ گورنمنٹ
جو خدمت چاہے انسے لیوے انکا خرچ ریاست سے ملیگا۔

نواب بہاولپور اور خاص خاص سرداران سکھہ پنجاب نے فوج
دینا چاہی ہے بوجہ اون ریاستوں کے موزون مقام پر واقع ہونے کے
غالباً سرکار منظور کریگی۔

خان قلات نے بہہ دلی رضامندی ظاہر کی کہ جو فوج قندھار
کی فوج میں شریک ہونے جاتی ہے وہ ہمارے عملداری میں ہو کر گذرے
اور ہر طرح اعانت رسد وغیرہ مین کرتے ہیں۔

مچھنی میں ایک محکمہ تار برقی جاری کیا گیا۔ یہ مقام بلند
درہ بولان پر واقع ہے اور قلعے سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

سیستان میں ابھی تک فتور برپا ہے اور دور نہیں ہوا ہے

نواب گورنر جنرل بہادر و ویسرائے ہند ۱۰ نومبر کو شملہ سے
لاہور کیجانب عزیمت فرما کر گورنمنٹ ہوز میں قیام فرماوینگے
لاہور میں ابھی سے مکانات کا کرایہ گران ہو گیا ہے۔

حضور کمینڈر انچیف بہادر افواج ہند معہ اپنے کامل اسٹاف
کے شروع نومبر میں میانمیر کو روانہ ہونگے۔

گورنمنٹ کی حکم سے صاحب انسپکٹر جنرل پولیس اضلاع مغربی
و شمالی و اودہ کا دفتر اکتوبر کے مہینے میں لکھنؤ چلا جاویگا پس
آیندہ سے سب صاحب بمقام لکھنؤ خط و کتابت کریں۔

قاتل مسٹر ہیبرٹن صاحب ڈپٹی کمشنر گنبڈ وہ کو ۱۷ اکتوبر کو
بعد تحقیقات کی پہانسی دیگئی۔

فیروز شاہ۔ مکہ معظمہ سے خبر آئی کہ فیروز شاہ جو شاہ دہلی
کے فرزند تھے قضا کی یہ شخص بہت دلاور لائق سرگروہ مفسدہ ۵۷
کا تھا انکی وفات کی بخوبی تصدیق ہو گئی۔

شاہ جاپان نے شہزادہ ساوا کو اپنا ولیعہد مقرر کیا گذشتہ اگست
میں جاپان کی عملداری میں ۳ کروڑ ۵۴ لاکھہ ۳۳ ہزار ۲۴ سو ۲۴ آدمی
بستے تھے۔

کرنیل بارنل صاحب پر جرم زنا ثابت ہوا جو مسٹر اپرٹسن صاحب
اور سپرنٹنڈنٹ تالگو واقع بنگال کی بی بی کے ساتھ وقوع میں آیا
اور ۵ ہزار روپیہ نقد جرمانہ ہوا اور ۲ مہینے کی قید کی گئی

دہلی میں بیماری کی کثرت ہے قریب سو سوا سو آدمی کے ہر روز مرتے ہیں

مطبع حسنی دار الریاست مصطفے آباد عرف رامپور روہیلکھنڈ مین حسب الارشاد مولوی محمد حسن خان صاحب مالک اخبار باہتمام منشی محمد حسین خان مہتمم کے چہپا اور مشتہر ہوا